Dear Mr Janbah Sahib!

Assalamo alaikum

I recieved your reply through my husband Zahoor Ahmed. Firstly my initial questions were directed at my husband in which I asked some very neutral questions to him. He couldnt answer my very commonsense questions and therefore forwarded them to his father and then to you. It has taken you 3 months to reply to my questions a vast majority is what you have written in your articles over and over again.

Mr Janbah Sahib! My concern is only the welfare of my husband and his family. So in debate with them which has always been started by them I put a few questions to them in writing.To convince you is not my job. To prove your truth is your job . As far as your "daleels" go, you have not produced any except your own interpretations. And you repeatedly call these dalles. The best way to decide is to publish my letter and yours together and let people decide for themselves where the truth is and where the arguments make sense.

With regards to people being brain washed, that is not the case, you can only brainwash weak minded or vulnerable people. Are you trying to say every single Ahmedi is mentally ill? i hardly think so.

Allah knows best and the to have false claimants is also a test from Allah to test steadfstness in people . Alhamdolillah Ahmadi's are a steadfast jamaat.

Also with regards to people not able to produce answers to your questions, can you honestly and truthfully say you have answered every single question presented to you by any ahmedi up till now? the truth is that you havent.

Wasalaam

Mrs Zahoor

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّ حْمٰنِ الرَّ حِیمِ　　　نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیمِ　　　وَعَلٰی عَبْدِالْمَسِیحِ الْمَوعُود

قرآن اور امام مہدیؑ کے اِلہامات کیا محض کسی کی تشریحات ہیں۔؟؟؟

یُضِلُّ بِہٖ کَثِیْرًاوَّیَھْدِیْ بِہٖ کَثِیْرًاوَمَایُضِلُّ بِہٖ إِلَّاالْفَاسِقِیْنَ (بقرہ۔۲۷)
وہ بہت کو اِس (قرآن) کے ذریعہ سے گمراہ قرار دیتا ہے اور بہت کو اِسکے ذریعہ سے
ہدایت دیتا ہے اور وہ اِس کے ذریعہ سے فاسقوں کے علاوہ کسی کو گمراہ قرار نہیں دیتا۔

محترمہ مسز ظہور احمد صاحبہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاۃ۔

خاکسار کے جوابی مضمون کے جواب میں آپکا ایک مختصر سا خط موصول ہوا ہے۔جن دلائل کیساتھ خاکسار نے خلیفہ ثانی صاحب کے دعویٰ مصلح موعود کو نہ صرف قطعی طور پر غلط ثابت کیا بلکہ جماعت احمدیہ میں ایک بہت بڑے دجالی فتنہ کو طشت از بام کرنے کیساتھ ساتھ اِس کا کماحقہ دفعیہ بھی کیا ہے۔اِن دلائل کے بارے میں آپکی کلیۃً خاموشی کا کیا مطلب۔؟ کیا آپکی خاموشی کا یہ مطلب تو نہیں کہ اگرچہ حقیقت کا ادراک تو آپ کو ہو چکا ہے لیکن سچائی قبول کرنے کیلئے جو قربانیاں دینی پڑتی ہیں وہ آپکے سدراہ ہیں۔؟ محترمہ۔ سچ کو سمجھ کر اور جان کر پھر اس سے گریزاں رہنا بڑے دل گردے کا کام ہے۔ ؎ آئینِ نو سے ڈرنا، طرزِ کہن پہ اَڑنا　　منزل یہی کٹھن ہے قوموں کی زندگی میں

اب آپکے مختصر خط کے جواب میں چند گذارشات پیش خدمت ہیں۔آپ لکھتی ہیں۔

It has taken you 3 months to reply to my questions a vast majority is what you have written in your articles over and over again.

میرے سوالوں کے جوابات تین ماہ میں دیئے گئے ہیں اور جواب میں وہی کچھ ہے جس کا آپکے مضامین میں پہلے بھی بارہا ذکر ہو چکا ہے۔

الجواب۔جنوری میں جب آپکے سوالات مجھے موصول ہوئے تھے تو اس وقت میں احباب جماعت کینیڈا کے کچھ سوالوں کے جوابات دینے میں مصروف تھا۔آپکے سوالات ملتے ہی میں نے آپکے خاوند کو لکھ دیا تھا کہ میں کینیڈین دوستوں کے سوالوں سے فارغ ہو کر جواب دوں گا اور اس طرح جواب دینے میں کچھ دیر ہو سکتی ہے۔ثانیاً۔خاکسار نے آپکے سوالوں کے جواب میں جو مضمون آپکی طرف ارسال کیا ہے کیا آپ یا کوئی بھی جماعتی عالم میری کسی بھی دلیل کا جواب دے سکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔اگر میرے دلائل غلط اور بے بنیاد ہوتے تو جماعت احمدیہ قرآن کریم اور حضرت مہدی و مسیح موعودؑ کے اِلہامات کی روشنی میں کبھی کا مجھے جواب دی چکی ہوتی لیکن امرواقع یہ ہے کہ خلیفہ ثانی صاحب کا دعویٰ مصلح موعود قطعی طور پر ایک جھوٹ تھا اور اس جھوٹ کو کسی طرح بھی سچا ثابت نہیں کیا جا سکتا۔ثالثاً۔یہ بھی واضح رہے کہ سچی اور نافع الناس باتوں کے تکرار میں چنداں مضائقہ نہیں ہوتا۔ حضرت مہدی و مسیح موعودؑ کی بعثت کا ایک بڑا مقصد حیات مسیح کے باطل عقیدے کو جھٹلا کر مسلمانوں اور عیسائیوں کو سیدھی راہ کی ہدایت دینا تھا اور اس کام کیلئے آپ نے وفات مسیح کے مضمون کا اپنی کتب میں اس کثرت اور تحدی سے ذکر فرمایا ہے کہ شاید ہی آپکی کوئی کتاب یا رسالہ اس مضمون کے ذکر سے خالی ہو۔ہو سکتا ہے ایسا طرزِ بیان آپ یا آپ ایسے لاعلم حضرات کے نزدیک بیشک جائے اعتراض ہو لیکن روحانی فہم اور بصیرت رکھنے والوں کے نزدیک یہ اسلوب پسندیدہ ہے۔حضرت مہدی و مسیح موعودؑ اِسی ضمن میں فرماتے ہیں۔

’’ہم جو کتاب کو لمبا کر دیتے ہیں اور ایک ہی بات کو مختلف پیرایوں میں بیان کرتے ہیں اِس سے یہ مطلب ہوتا ہے کہ مختلف طبائع مختلف مذاق کے ناظرین کسی نہ کسی طریقے سے سمجھیں اور شاید کسی کو کوئی نکتہ دِل لگ جائے اور اِس سے ہدایت پالے اور یوں بھی اکثر دِل جو طرح طرح کی غفلتوں سے بھرے ہوئے ہیں۔اُن کو بیدار کرنے کیلئے ایک بات کا بار بار بیان کرنا ضروری ہوتا ہے۔‘‘ (ملفوظات جلد ۱۰ صفحہ ۱۰۷)

محترمہ۔اگر حضرت مہدی و مسیح موعودؑ کا ایسا طرزِ تحریر قابل اعتراض نہیں بلکہ اپنے اِسی اسلوب بیان کی بدولت آپ اللہ تعالیٰ کی طرف سے سلطان القلم ہونے کا اعزاز پاتے ہیں تو پھر ویسا ہی رنگ اور ویسی ہی خوبی اگر آپکے موعود غلام کے کلام میں پائی جائے تو اس پر اعتراض چہ معنی دارد۔؟ آگے آپ لکھتی ہیں۔

Mr Janbah Sahib! My concern is only the welfare of my husband and his family. So in debate with them which has always been started by them I put a few questions to them in writing.

مسٹر جنبہ صاحب! میرا واسطہ صرف میرے خاوند اور اُسکی فیملی کی بھلائی سے ہے لہٰذا بحث (بات چیت) جو کہ ہمیشہ اُن کی طرف سے شروع ہوئی میں نے چند سوالات لکھ کر اُنکے آگے رکھے۔

الجواب۔آپ اپنے خاوند اور اُسکے خاندان کی بھلائی کیلئے فکرمند ہیں۔میرا آپ سے سوال ہے کہ آپکا خاوند اور اُسکی فیملی کیا نعوذ باللہ صراط مستقیم سے بھٹک گئے تھے؟ اگر وہ بھٹک گئے ہوں تو پھر یہ واقعی فکر والی بات تھی لیکن اگر وہ ہدایت پا گئے ہوں تو پھر تقویٰ اور عقل کا یہ تقاضا تھا کہ آپ اپنی بھلائی کیلئے متفکر ہوتیں؟ خاکسار آپ کو اور دیگر افراد جماعت کو خوب کھول کھول کر بتا چکا ہے کہ مرزا بشیرالدین محمود احمد کا دعویٰ مصلح موعود قطعی طور پر جھوٹا اور بنی اُمیہ کی طرح اپنی خاندانی خلافت کو دوام دینے کیلئے ایک سیاسی دعویٰ تھا۔اُنکے اس دعویٰ کو صرف میں یا آپ کا خاوند یا اُسکی فیملی نہیں جھٹلا رہے بلکہ اِسے قرآن کریم اور حضرت مہدی و مسیح موعودؑ پر زکی غلام سے متعلق نازل ہونیوالے مبشر اِلہامات جھٹلا رہے ہیں۔ اِس جھوٹ کی تفصیل میری کتب اور مضامین میں جگہ جگہ موجود ہے۔آپ ایک پڑھی لکھی خاتون ہیں۔کیا آپ کو ایسے لوگوں کی بھلائی کیلئے فکرمند ہونا چاہیے جو کہ قرآن کریم اور حضرت بانئے جماعت علیہ السلام کے اِلہام اور کلام کی روشنی میں ایک باطل عقیدہ سے تائب ہو کر حضرت مہدی مسیح موعودؑ کے موعود زکی غلام پر ایمان لا چکے ہیں (جو نہ صرف اپنی سچائی کے حق میں ایک روشن اور قاطع دلیل رکھتا ہے بلکہ اُسکے وجود میں اللہ تعالیٰ نے حضورؑ کی ایک مشہور و معروف پیشگوئی بھی پوری فرما دی ہے!'' اور میرے فرقہ کے لوگ اس قدر علم اور معرفت میں کمال حاصل کریں گے کہ اپنی سچائی کے نور اور اپنے دلائل اور نشانوں کے رُو سے سب کا منہ بند کر دینگے۔روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۴۰۹'') یا کہ آپ کو اپنی بھلائی کی فکر کرنی چاہیے جو کہ بغیر کسی علم کے محض عادتاً ایک ایسے پیدائشی عقیدہ پر پنجہ مار رہی ہیں جس کے سچے ہونے کی نہ قرآن کریم گواہی دیتا ہے اور نہ ہی حضرت بانئے سلسلہ احمدیہ کا اِلہام اور کلام۔؟ ایسے ہی لوگوں کے متعلق اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام میں فرمایا ہے۔ وَإِذَاقِيلَ لَهُمُ اتَّبِعُوا مَآأَنزَلَ اللّٰهُ قَالُوابَلْ نَتَّبِعُ مَآأَلْفَيْنَاعَلَيْهِ آبَاءَ نَاأَوَلَوْ كَانَ آبَاؤُهُمْ لَايَعْقِلُونَ شَيْئًاوَلَايَهْتَدُونَ (البقرہ۔۱۷۱) اور جب اُن سے کہا جائے کہ اِسکی جو اللہ نے اُتارا ہے پیروی کرو تو وہ کہتے ہیں کہ (نہیں) ہم تو اُسی (طریقہ) کی پیروی کریں گے جس پر ہم نے اپنے باپ دادوں کو پایا۔ بھلا اگر اُنکے باپ دادے کچھ بھی عقل نہ رکھتے ہوں اور نہ ہدایت پر ہوں (پھر بھی وہ ایسا ہی کریں گے؟؟؟)۔

محترمہ۔اگر آپکا خاوند آپکے سوالوں کے جواب آپ کو نہیں دے سکا تو خاکسار نے آپکے ہر سوال کا مدلل جواب دے دیا ہے۔آپکے پاس اگر کوئی اور معقول سوال ہو تو بے دھڑک ہو کر مجھے لکھ بھیجیں۔خاکسار اُس کا بھی آپ کو جواب دے گا اِنشاءاللہ تعالیٰ۔ ؎ جب کھل گئی سچائی تو پھر اُس کو مان لینا نیکوں کی ہے یہ خصلت راہِ حیا یہی ہے

آگے آپ لکھتی ہیں۔

To convince you is not my job. To prove your truth is your job.

تمہیں قائل کرنا میرا کام نہیں ہے۔اپنی سچائی کو ثابت کرنا آپکا کام ہے۔

الجواب۔خاکسار نے کہاں آپ سے کہا ہے کہ آپ میری سچائی کو ثابت کریں۔؟ میں تو ہر لحاظ سے اپنی سچائی کو ثابت کر کے عرصہ دراز سے جماعت احمدیہ کے خلفاء اور علماء کے آگے کھڑا ہوں۔آپ نے میرے مضامین اور کتب میں بہت ساری جگہوں پر میرے اس بیان کو پڑھا ہوگا کہ اگرچہ میں کامل طور پر صادق ہوں اور اللہ تعالیٰ نے میرا صدق مجھ پر ہر رنگ میں ظاہر فرمایا ہے۔اُس نے نہ صرف میرے ہر قسم کے شکوک وشبہات کو دور فرمایا بلکہ اتمام حجت فرما کر کے مجھے اپنی قدرت کاملہ کیساتھ کھڑا بھی کیا ہے۔اس سب کے باوجود میں سمجھتا ہوں کہ ہر مدعی کو اپنے دعویٰ یا نظریہ کے سلسلہ میں اتنی گنجائش اور لچک ضرور رکھنی چاہیے کہ ہوسکتا ہے کہ اُسکے مؤقف میں کوئی ایسی غلطی ہو جس کا اُسے علم نہ ہوسکا ہو اور اگر کوئی دوسرا اُسے اُسکی اس غلطی سے آگاہ کردے تو وہ اپنے نظریہ کے بارے میں نظرثانی کر لے گا۔واضح رہے کہ صادق تو بہرحال صادق ہوتا ہے اور اپنے مؤقف میں اس قسم کی لچک کا اُسکے صدق پر کوئی فرق نہیں پڑتا۔چونکہ صادق کو اپنی سچائی کا کامل عرفان ہوتا ہے لہٰذا وہ کاذبوں کے بالمقابل نہ صرف دلیر ہوتا ہے بلکہ اپنے مؤقف میں اس قسم کی لچک ضرور رکھتا ہے۔صادق کے بالمقابل کاذب کو چونکہ اپنی سچائی کا حق الیقین نہیں ہوتا لہٰذا وہ اپنے دعویٰ اور نظریہ کے معاملہ میں ضد سے کام لیتا ہے۔عام انسان کی بات تو الگ ہے جبکہ اللہ تعالیٰ اپنے پیارے حبیب ﷺ کو مخاطب کر کے فرماتا ہے۔

”وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ وَّلَانَبِيٍّ اِلَّآ اِذَا تَمَنّٰٓى اَلْقَى الشَّيْطٰنُ فِيْٓ اُمْنِيَّتِهٖ فَيَنْسَخُ اللّٰهُ مَايُلْقِى الشَّيْطٰنُ ثُمَّ يُحْكِمُ اللّٰهُ اٰيٰتِهٖ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ٥ لِّيَجْعَلَ مَا يُلْقِى الشَّيْطٰنُ فِتْنَةً لِّلَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ وَّالْقَاسِيَةِ قُلُوْبُهُمْ وَ اِنَّ الظّٰلِمِيْنَ لَفِيْ شِقَاقٍ بَعِيْدٍ ٥ ۔“ (سورۃ الحج۔۵۳،۵۴) ترجمہ۔اور ہم نے تجھ سے پہلے نہ کوئی رسول بھیجا نہ نبی مگر جب بھی اس نے کوئی خواہش کی، شیطان نے اُسکی خواہش کے رستہ میں مشکلات ڈال دیں۔پھر اللہ اُس کو جو شیطان ڈالتا ہے مٹا دیتا ہے اور جو اُس کے اپنے نشان ہوتے ہیں ان کو مضبوط کر دیتا ہے اور اللہ بہت جاننے والا، حکمت والا ہے۔نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ جو شیطان ڈالتا ہے وہ ان لوگوں کیلئے ٹھوکر کا موجب ہو جاتی ہیں جنکے دلوں میں بیماری ہوتی ہے اور جن کے دل سخت ہوتے ہیں اور ظالم لوگ شدید مخالفت کرنے پر تلے رہتے ہیں۔

جہاں تک اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ انبیاء کا تعلق ہے تو اللہ تعالیٰ اُنکی اجتہادی غلطیاں درمیان سے اُٹھا کر اپنے نشانات کو محکم کر دیا کرتا ہے لیکن یہ پاکیزگی اور تقویٰ کی حالت انبیاء کے مقابلہ میں عام انسانوں کو میسر نہیں لہٰذا وہ یہ دعویٰ کب کر سکتے ہیں کہ اُنکے نظریات یا دعاوی میں کوئی غلطی نہیں۔؟ خاکسار اپنے دعویٰ میں کامل طور پر سچا ہے۔ میں نے اپنا اور مرزا بشیر الدین محمود احمد کا دعویٰ مصلح موعود افراد جماعت کے آگے رکھ کر اِن پر ہر رنگ میں بحث کی ہے تا کہ لوگ حقیقت کو سمجھ کر سچائی پر ایمان لے آئیں۔ خاکسار کی سچائی کو ثابت کرنا ہرگز آپکی ذمہ داری نہیں۔ یہ میری ذمہ داری ہے اور میں بفضل اللہ تعالیٰ اور اُسکی دی ہوئی توفیق کیساتھ احسن رنگ میں اپنی یہ ذمہ داری پوری کر رہا ہوں۔ اگر آپ یقین رکھتی ہیں کہ خلیفہ ثانی صاحب اپنے دعویٰ مصلح موعود میں سچے تھے تو پھر آپ کی یہ ذمہ داری ضرور بنتی ہے کہ آپ اُنکی سچائی کو ثابت کریں۔ خاکسار نے تو قرآن کریم اور حضرت مہدی و مسیح موعود علیہ السلام کے اِلہامات کی روشنی میں قطعی دلائل کیساتھ خلیفہ ثانی صاحب کے دعویٰ مصلح موعود کو ایک جھوٹا دعویٰ ثابت کر دیا ہے۔ اب کوئی ہے جو میرے مقابل پر آ کر اس جھوٹ کو سچ ثابت کر کے دکھائے۔؟؟؟ آگے آپ لکھتی ہیں۔

As far as your "daleels" go, you have not produced any except your own interpretations. And you repeatedly call these dalles.

جہاں تک تمہارے دلائل کا تعلق ہے تو آپ نے کوئی دلیل پیش نہیں کی ماسوائے آپکی اپنی تشریحات کے اور آپ انہیں بار بار دلائل کہہ رہے ہیں۔

الجواب۔ دلیل اور تشریح میں واضح فرق ہوتا ہے۔ محترمہ۔ کیا آپ کو اس فرق سے آگاہی نہیں۔ اگر آپ کو دلیل اور تشریح میں فرق کا ہی علم نہیں تو آپ خلیفہ ثانی صاحب کے دعویٰ مصلح موعود پر بحث مباحثہ کیا کریں گی؟ واضح رہے کہ دلیل قطعی ثبوت کو کہتے ہیں اور تشریح یا تفسیر کسی کلام کی وضاحت کا نام ہے۔ مثلاً عالم اسلام میں قرآن کریم کے ہزاروں شارح اور مفسر ہو گزرے ہیں اور آئندہ بھی کلام پاک کی تشریحات اور تفاسیر ہوتی رہیں گی۔ یہاں پہلے میں ''تشریح'' کی ایک مثال آپکے آگے رکھتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ حضرت مسیح عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کے متعلق فرماتا ہے۔ ''بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ إِلَيْهِ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيزًا حَكِيمًا '' (النساء۔۱۵۹) اب اس آیت کا قریباً لفظی ترجمہ یہ ہے کہ ''بلکہ رفع بخشا اُسے اللہ نے اپنی طرف سے اور ہے اللہ غالب اور حکمت والا۔'' اب مختلف شارحین اور مفسرین نے حضرت مسیح کی حیات و وفات کے سلسلہ میں اس آیت مبارکہ کی مختلف تشریحات کی ہیں۔ کوئی کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح ابن مریم کا روحانی رفع فرمایا تھا اور کوئی کہتا ہے کہ حضرت مسیح کا جسمانی رفع ہوا تھا وغیرہ وغیرہ۔ اب آیت کریمہ کی یہ ساری تشریحات ہیں۔ ہم انہیں دلائل نہیں کہہ سکتے۔ ایک دوسری جگہ پر اللہ تعالیٰ حضرت مسیح کے ذکر میں فرماتا ہے۔ مَا الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ وَأُمُّهُ صِدِّيقَةٌ كَانَا يَأْكُلَانِ الطَّعَامَ انْظُرْ كَيْفَ نُبَيِّنُ لَهُمُ الْآيَاتِ ثُمَّ انْظُرْ أَنَّى يُؤْفَكُونَ (مائدہ۔۷۶) نہیں ہے مسیح ابن مریم مگر رسول یقیناً گزر چکے ہیں پہلے اِسکے رسول اور والدہ اُسکی صدیقہ تھی وہ دونوں کھایا کرتے تھے کھانا۔ دیکھو ہم کس طرح کھول کر بیان کرتے ہیں اُن کیلئے آیات۔ پھر دیکھ کس طرح وہ اُلٹے پھرے جاتے ہیں۔

خاکسار نے سورہ مائدہ کی درج بالا آیت نمبر ۷۶ کا قریباً لفظی ترجمہ لکھا ہے۔ محترمہ۔ اب اگر کوئی انسان وفات مسیح کے سلسلہ میں اس آیت کریمہ کو پیش کرتا ہے تو کیا آپ وفات مسیح کے سلسلہ میں اس آیت کریمہ کو اُس کی تشریح قرار دے سکتی ہیں؟ ہرگز نہیں کیونکہ یہ آیت وفات مسیح پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک دلیل ہے، ایک ثبوت ہے۔ حضرت بانئے جماعتؑ نے اِسی طرح وفات مسیح ابن مریم کے ثبوت میں بطور دلائل تیس (۳۰) قرآنی آیات پیش کی تھیں۔ وفات مسیح کے ثبوت میں ہم افراد جماعت حضورؑ کی پیش کردہ تیس (۳۰) آیات کو وفات مسیح کیلئے تیس (۳۰) دلائل یقین کرتے ہیں۔ اِن آیات کو کوئی احمدی حضرت مرزا صاحبؑ کی تشریحات قرار نہیں دیتا۔

محترمہ۔ وفات مسیح کے سلسلہ میں حضورؑ کی پیش کردہ تیس (۳۰) آیات تیس (۳۰) قرآنی دلائل ہیں اور آپ اِن دلائل کو مانتی ہیں تو پھر زکی غلام کے سلسلہ میں میری پیش کردہ قرآنی آیات کو آپ کس بنا پر صرف میری تشریحات قرار دے رہی ہیں۔؟ مزید برآں خاکسار نے آپکے سامنے زکی غلام کے سلسلہ میں حضورؑ پر نازل ہونے والے گیارہ (۱۱) مبشر اِلہامات پیش کیے ہیں۔ آپ بتائیں کیا یہ حضورؑ کے گیارہ (۱۱) مبشر اِلہامات میری تشریحات ہیں۔؟ حضورؑ پر نازل ہونیوالا یہ مبشر کلام اِلٰہی ہرگز میری تشریحات نہیں بلکہ یہ وحی متلو ہے جو زکی غلام کی حقیقت کو ظاہر کرنے کیلئے اللہ تعالیٰ نے حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام پر نازل فرمائی تھی۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ نے مجھ پر ظاہر فرمایا ہے کہ میں آپ لوگوں کو بتاؤں کہ جب اللہ تعالیٰ اپنے کسی برگزیدہ بندے کو کسی غلام کی بشارت دیا کرتا ہے تو وہ بشارت دیا گیا غلام ہمیشہ بشارت کے بعد پیدا ہوتا ہے۔ یہی سنت اللہ ہے اور اُسکی سنت میں کبھی تبدیلی واقع نہیں ہو سکتی۔ اور پھر اللہ تعالیٰ نے مجھے بتایا کہ میں آپ لوگوں کو قرآن کریم میں سے چھ مختلف مقامات سے ملائکہ کے انبیاء کرام علیھم سے مکالمے پڑھ کر سناؤں یہ بتانے کیلئے کہ جب فرشتے اللہ تعالیٰ کے مرسلوں کو غلاموں کی بشارتیں دے رہے تھے تو اس وقت اِن سارے نبیوں اور مریم صدیقہ نے بھی یہی کہا تھا کہ فرشتو! ہمارے ہاں غلام کس طرح ہو سکتا ہے؟

محترمہ۔ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کے دعویٰ مصلح موعود کا جھوٹ ظاہر کرنے کیلئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے مجھے بتایا گیا۔ الحجر، آیات۔ ۵۴ تا ۵۶ (۲) صافات، آیات۔ ۱۰۱ تا ۱۰۳

(۴) ذاریات، آیات ۔۲۹ تا ۳۱ (۵) ال عمران، آیات ۳۹ تا ۴۱ اور ۴۶ تا ۴۸ (۶) مریم آیات ۸ تا ۱۰ اور ۲۰ تا ۲۲ ﴾ کیا میری تشریحات ہیں۔؟ یہ آیات قرانی میری تشریحات ہرگز نہیں بلکہ وفات مسیح کے ثبوت میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے حضرت مرزا صاحبؑ کو بتائی گئی تیس (۳۰) قرآنی آیات کی طرح یہ قرآنی آیات بھی قرآنی دلائل ہیں۔خلیفہ ثانی صاحب نے ایک جھوٹا دعویٰ مصلح موعود کرکے اور پھر لاعلم اور مجبور احمدیوں سے اُنکی عقیدت کی بدولت اُن سے اپنے دعویٰ کو منوا کر میثاق النبیین کی خلاف ورزی کرتے ہوئے اُنہیں فاسق بنا دیا ہے۔اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر رحم فرماتے ہوئے اور اُنہیں فسق و فجور سے باہر نکالنے کیلئے ہمیشہ اپنے مرسل دنیا میں مبعوث فرماتا ہے۔زکی غلام کی بعثت بھی اِسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔

كُلُّ نَفۡسٍ ذَآئِقَةُ الۡمَوۡتِ ط (ال عمران۔۱۸۶) کے مطابق ہم سب ایک دن مرکر اپنے خالق اور مالک کے حاضر ہونیوالے ہیں۔حضرت مہدی و مسیح موعود علیہ السلام پر پیشگوئی مصلح موعود کا نزول بے مقصد نہیں ہوا تھا بلکہ واضح رہے کہ اللہ تعالیٰ نے یہ پیشگوئی میثاق النبیین کے مطابق سب احمدیوں کی آزمائش کیلئے نازل فرمائی تھی۔آپ میرے بیان کردہ قرآنی اور حضرت مرزا صاحب علیہ السلام کے اِلہامی دلائل کو میری تشریحات قرار دے کر وقتی طور پر حقیقت اور سچائی سے راہ فرار اختیار کررہی ہیں لیکن میدان محشر میں یہی سوالات آپ سے ہونگے اور آپ سے یہ بھی پوچھا جائے گا کہ کیا تمہیں میرے ایک بندے عبدالغفار نے یہ سب باتیں بتائی نہیں تھیں؟ وہاں اِن حقائق کا آپ کس طرح اِنکار کریں گی۔ اللہ تعالیٰ آپ سے یہ بھی پوچھے گا کہ اِلہامی پیشگوئی مصلح موعود کی حقیقت ظاہر ہونے کے بعد مرزا بشیر الدین محمود احمد کے جھوٹے دعویٰ کو آپ نے کیوں نہ چھوڑا؟ خاکسار یہ سب باتیں آپ کو آپکی بھلائی کیلئے بتا رہا ہے۔اگر آپ نے میری باتوں کو حقیر سمجھ کر اِن پر توجہ نہ دی تو اس میں میرا کوئی نقصان نہیں۔موعود زکی غلام پہلے مرسلوں کی طرح کوئی داروغہ نہیں اور نہ ہی فرمان اِلٰہی (لَيۡسَ عَلَيۡكَ هُدَاهُمۡ وَلَـٰكِنَّ اللّٰهَ يَهۡدِىۡ مَنۡ يَّشَآءُ (بقرہ۔۲۷۳) اُنہیں راہ پر لانا تیرے ذمہ نہیں ہے۔ہاں اللہ جسے چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے) کے مطابق میں آپ کو ہدایت دے سکتا ہوں۔خاکسار آپکی ہدایت کیلئے اللہ تعالیٰ کے حضور درد دل کیساتھ دعا ضرور کرتا ہے۔اللہ تعالیٰ آپکے سخت دل کو نرم کرکے آپ کیلئے بھی ہدایت کے سامان پیدا فرمادے آمین۔آگے آپ لکھتی ہیں۔

The best way to decide is to publish my letter and yours together and let people decide for themselves where the truth is and where the arguments make sense.

فیصلہ کا بہترین طریق یہ ہے کہ آپ میرا خط اور اپنا مضمون اکٹھے شائع کردیں اور لوگ اپنے طور پر فیصلہ کریں کہ کہاں سچ ہے اور کہاں معقول دلائل۔؟

الجواب۔آپکی "people" یعنی لوگوں سے مراد غالبًا افراد جماعت احمدیہ ہیں لیکن میں افسوس سے لکھتا ہوں کہ اگر آپ ایسے پڑھے لکھے احمدیوں کی فہم و فراست اور تقویٰ کا یہ حال ہے تو عام اَن پڑھ احمدی میرے مضمون پر کیا رائے دیں گے؟ عربی کا ایک محاورہ ہے کہ ''الناس علی دین ملوکھم'' کہ لوگ اپنے بڑوں کے دین پر ہوتے ہیں۔یعنی جو انکا طور طریق اور انداز فکر و عمل ہوتا ہے عام لوگ بھی اسی کی پیروی کرتے ہیں۔لہٰذا افراد جماعت احمدیہ کی بھی اپنی کوئی رائے نہیں بلکہ اُنکی وہی رائے ہوگی جو اُنکے خلفاء، علماء اور ارباب واختیار کی ہے۔یہ بات یاد رکھیں کہ عقیدت کی وجہ سے جب بعض نظریات لوگوں کے ذہنوں میں بیٹھ جاتے ہیں یا بٹھا دیئے جاتے ہیں تو پھر اِن نظریات کو ذہن سے الگ کرکے کسی نئے اور اختلافی نظریہ پر غور و فکر کرنا عام اِنسانوں کیلئے خاصا محال ہوتا ہے۔ایسے عام انسانوں کو اللہ تعالیٰ نے چوپائے قرار دیا ہے۔جیسا کہ وہ فرماتا ہے۔وَلَقَدۡ ذَرَأۡنَا لِجَهَنَّمَ كَثِيۡرًا مِّنَ الۡجِنِّ وَالۡاِنۡسِ لَهُمۡ قُلُوۡبٌ لَّا يَفۡقَهُوۡنَ بِهَا وَلَهُمۡ اَعۡيُنٌ لَّا يُبۡصِرُوۡنَ بِهَا وَلَهُمۡ آذَانٌ لَّا يَسۡمَعُوۡنَ بِهَا أُولَـٰئِكَ كَالۡاَنۡعَامِ بَلۡ هُمۡ اَضَلُّ أُولَـٰئِكَ هُمُ الۡغَافِلُوۡنَ (اعراف۔۱۸۰) اور یقیناً ہم نے جنوں اور انسانوں کو رحمت کیلئے پیدا کیا ہے مگر نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ان میں سے اکثر جہنم کے مستحق بن جاتے ہیں۔اُنکے دل تو ہیں مگر اِنکے ذریعہ سے وہ سمجھتے نہیں اور اُنکی آنکھیں تو ہیں مگر اِنکے ذریعہ سے وہ دیکھتے نہیں اور اِنکے کان تو ہیں مگر اِنکے ذریعہ سے وہ سنتے نہیں۔یہ لوگ چارپایوں کی طرح ہیں بلکہ اِن سے بھی بدتر (اصل بات یہ ہے کہ) یہ بالکل جاہل ہیں۔

یہی وجہ ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کسی قوم میں کوئی پیغامبر مبعوث فرماتا ہے تو قوم میں سے قلیل لوگ اُس پر ایمان لاتے ہیں یعنی اُسکے اِلٰہی پیغام پر قوم کے قلیل لوگ ایمان لاتے ہیں جو کہ قوم میں مروج جھوٹے عقائد کے خلاف ہوتا ہے۔مثلاً جیسا کہ اللہ تعالیٰ حضرت نوح علیہ السلام کے بیان میں فرماتا ہے۔وَمَآ آمَنَ مَعَهٗۤ اِلَّا قَلِيۡلٌ (ہود۔۴۱) اور اُس (نوح) پر سوائے قلیل تعداد کے کوئی ایمان نہ لایا تھا۔اِسی طرح اللہ تعالیٰ آنحضرت ﷺ کو مخاطب کرکے فرماتا ہے۔(۱) لَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفۡسَكَ اَلَّا يَكُوۡنُوۡا مُؤۡمِنِيۡنَ (شعرا۔۴) شاید تو اپنی جان کو ہلاکت میں ڈالے گا کہ وہ کیوں ایمان نہیں لاتے۔(۲) وَمَا يَاۡتِيۡهِمۡ مِّنۡ ذِكۡرٍ مِّنَ الرَّحۡمٰنِ مُحۡدَثٍ اِلَّا كَانُوۡا عَنۡهُ مُعۡرِضِيۡنَ (شعرا۔۶) اور اِنکے پاس رحمٰن کی طرف سے کوئی نئی نصیحت نہیں آتی، مگر وہ اِس سے منہ پھیرنے والے ہوتے ہیں۔(۳) اِنَّ فِىۡ ذٰلِكَ لَاٰيَةً وَمَا كَانَ اَكۡثَرُهُمۡ مُّؤۡمِنِيۡنَ (شعرا۔۹) یقیناً اس میں ایک نشان ہے اور ان میں سے اکثر ایمان لانے والے نہیں۔

محترمہ۔ پیدائشی عقائد نہ صرف قوموں کے ذہن میں پختہ ہوئے ہوتے ہیں بلکہ یہ اِن کی عادتوں میں بھی داخل ہوجاتے ہیں اور ایسے پختہ عقائد کا ترک کرنا بہت مشکل ہوتا ہے۔ آپ جانتی ہیں کہ صدیوں سے حیات مسیح کا غلط عقیدہ مسلمانوں میں رائج تھا بلکہ اِنکی عادت میں بھی داخل ہو چکا تھا۔ایک صدی قبل جب آنحضرت ﷺ کی پیشگوئی کے مطابق حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام نے قرآن کریم کی تیس (۳۰) آیات کیساتھ اس باطل عقیدہ کا باطل ہونا ثابت کر دیا تب بھی عالم اسلام میں سے کتنے مسلمان اس غلط عقیدہ کو چھوڑ کر حضرت مرزا صاحبؑ پر بطور مسیح موعود ایمان لائے تھے؟ایک قلیل تعداد اور عالم اسلام کی اکثریت آج بھی اس باطل عقیدہ پر ڈٹی ہوئی ہے۔یہی حال ختم نبوت کے عقیدے کا ہے۔کتنے مسلمانوں نے ختم نبوت کے غلط عقیدے کو چھوڑ کر حضرت مرزا صاحبؑ کو بطور اُمتی نبی قبول فرمایا ہے؟اس سے ثابت ہوتا ہے کہ جب کوئی مرسل اور مصلح اللہ تعالیٰ سے کوئی اصلاحی پیغام لے کر اپنی قوم کے آگے رکھتا ہے تو قوم کی اکثریت ہمیشہ اُس کا انکار ہی کرتی ہے۔لہٰذا آج جماعت احمدیہ کی اکثریت کا میرے بارے میں بھی وہی فیصلہ ہوگا جو پہلی قوموں نے اپنے اپنے وقت کے رسول کے بارے میں کیا تھا یعنی کہ فَقَلِيْلًا مَّا يُؤْمِنُوْنَ (بقرہ۔۸۹) پس وہ بہت کم ایمان لاتے ہیں۔ پاکستان کے کروڑوں مسلمانوں نے اپنی قومی اسمبلی کے ذریعہ ۱۹۷۴ء میں جماعت احمدیہ کے بارے میں جو متفقہ فیصلہ کیا تھا کیا آپ کو اس فیصلے کا علم ہے۔؟ آج جماعت احمدیہ کی اکثریت کا شاید ایسا ہی فیصلہ میرے بارے میں بھی ہو؟ اگر جماعت احمدیہ اور آپ پاکستانی مسلمانوں کی اکثریت کا فیصلہ اپنے بارے میں قبول کرنے کیلئے تیار ہیں تو پھر خاکسار بھی عام احمدیوں کی اکثریت کا فیصلہ ضرور قبول کر لے گا۔تقویٰ کا تقاضا ہے کہ ہمارا ہر جگہ معیار ایک جیسا ہونا چاہیے۔دوہرے معیار شیطان کی ذریت کے ہوتے ہیں۔خاکسار آپ سے درخواست کرے گا کہ آپ اِنسانوں کی بجائے قرآن کریم اور حضرت مہدی و مسیح موعودؑ کے اِلہامات کا فیصلہ قبول فرمائیں کیونکہ قرآنی فیصلہ سے بڑھ کر کسی اور کا فیصلہ سچا نہیں ہوسکتا۔اور اگر آپ ایسا کریں گی تو پھر آپ کو کوئی غم اور فکر نہیں ہوگا۔اپنے ایسے ہی بندوں کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

قُلْنَا اهْبِطُوْا مِنْهَا جَمِيْعًا فَإِمَّا يَأْتِيَنَّكُمْ مِّنِّيْ هُدًى فَمَنْ تَبِعَ هُدَايَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ☆ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِآيَاتِنَا أُولٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيْهَا خَالِدُوْنَ (بقرہ۔۳۹۔۴۰) ہم نے کہا سب کے سب اس میں سے نکل جاوٴ۔اگر پھر کبھی تمہارے پاس میری طرف سے کوئی ہدایت آئے تو جو لوگ میری ہدایت کی پیروی کریں گے اُنہیں نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ ہی وہ غمگین ہونگے۔اور جو (لوگ) کفر کریں گے اور ہماری آیات کو جھٹلائیں گے وہ (ضرور) آگ والے ہیں وہ اِسی میں رہیں گے۔

بہرحال آپکی خواہش کے مطابق اِنشاءاللہ تعالیٰ آپکا خط اور میرا جوابی مضمون اپنے وقت پر ضرور شائع ہوجائے گا اور پھر لوگ اپنی اپنی فہم و فراست کے مطابق ہمارے سوال و جواب پر اپنی رائے بھی دیتے رہیں گے۔آگے آپ لکھتی ہیں۔

With regards to people being brain washed, that is not the case, you can only brainwash weak minded or vulnerable people.Are you trying to say every single Ahmedi is mentally ill? i hardly think so. Allah knows best.

جہاں تک ذہنی تطہیر کا تعلق ہے تو ایسا کوئی معاملہ نہیں۔آپ صرف ذہنی طور پر کمزور اور غیر محفوظ لوگوں کی ذہنی تطہیر کرسکتے ہیں۔کیا آپ یہ کہہ رہے ہیں کہ ہر احمدی ذہنی طور پر بیمار ہے۔؟ میرے خیال میں ایسا نہیں۔اللہ سب سے بہتر جانتا ہے۔

الجواب۔افراد جماعت نہ صرف برین واشڈ ہیں بلکہ اوپر سے اَن پڑھ یعنی قرآن کریم اور حضرت مہدی و مسیح موعودؑ کی تعلیم سے لاعلم بھی رکھے گئے ہیں۔آپ جانتی ہیں کہ ہماری جماعت میں ہر مرحلہ (stage) (لوکل،ریجنل اور نیشنل) پر ایک سیکرٹری تعلیم و تربیت ہوتا ہے۔اگر یہ سیکرٹری قرآن کی تعلیم اور حضرت مرزا صاحب علیہ السلام کے افکار و نظریات کی تبلیغ و ترویج کیلئے کام کریں تو یہ کام چنداں جائے اعتراض نہیں لیکن اگر سیکرٹری تعلیم و تربیت جماعت احمدیہ میں بعض لوگوں کے مخصوص مقاصد کی تکمیل کیلئے مخصوص قسم کی تعلیم و تربیت کے ذریعے بعض ایسے نظریات مثلاً۔خلیفہ خدا بناتا ہے۔خلافت کی برکات۔خلیفہ ہی مجدد ہوتا ہے اور خلیفہ کے ہوتے ہوئے کوئی مجدد نہیں آسکتا۔یوم مصلح موعود منا کر ایک ایسے شخص کی مصلح موعودی کو احمدیوں کے ذہن میں پکا کریں جو اللہ تعالیٰ کی نظر میں مصلح موعود ہی نہ ہو۔آنحضرت ﷺ کے مبارک اِرشاد کہ ”سوال نصف علم ہے“ کے برخلاف سوال کی بجائے اندھی اطاعت پر مجبور کرنا وغیرہ وغیرہ احمدیوں کے اذہان میں پختہ کریں جن کا نہ قرآنی تعلیم اور نہ ہی حضرت مرزا صاحبؑ کی تعلیم سے کوئی تعلق ہو تو پھر ایسے سیکرٹریوں کو ہم سیکرٹری برین واشنگ (brain washing) ہی کہیں گے۔یہ جو نظریات ہیں جن کے مطابق احمدیوں کی حقیقی اسلام کے نام پر دن رات تعلیم و تربیت کی جاتی ہے اِن کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں۔قادیانی گروپ کا جماعتی سیٹ اَپ (set up) یہودی اور عیسائی نظاموں کا چربہ ہے اور اِسکے مقاصد بھی وہی ہیں جو یہودیوں اور نصاریٰ نے حاصل کیے۔ایسے نظاموں کا بنیادی مقصد خدا کی طرف سے بھیجے ہوئے لوگوں کا نہ صرف انکار بلکہ اگر موقع مل جائے تو قتل کرنا بھی ہوتا ہے۔جیسے یہودیوں نے بیشمار انبیائے بنی اسرائیل کو قبول کرنے کی بجائے اُنہیں شہید کیا اور پھر یہودیوں اور عیسائیوں دونوں نے اپنے موعود نبی آنحضرت ﷺ کو قبول کرنے کی بجائے آپکی شدید مخالفت کی

تھی۔قادیانی گروپ اپنے خودساختہ نظریات کوکس شدت کیساتھ احمدیوں کے ذہن میں پختہ کرتا ہے اِسکی ایک جھلک درج ذیل اقتباس میں موجود ہے۔

’’یہ باتیں کہ اُٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے جاگتے اور کھاتے پیتے ہر وقت اور ہر لحہ اپنی بیویوں اپنے بچوں اپنے دوستوں اپنے عزیزوں اور اپنے رشتہ داروں کے کانوں میں ڈالنی چاہئیں۔اور اِن باتوں پر راسخ اور مضبوط کرنا چاہیے۔کہ ہماری جماعت خداتعالیٰ کی قائم کردہ جماعت ہے اور خداتعالیٰ کی قائم کردہ جماعتیں مشکلات کے بغیر ترقی نہیں کرتیں۔پس اِن باتوں کو دہراؤ اور دہراتے چلے جاؤ۔یہاں تک کہ یہ باتیں تمہارا ورداور وظیفہ بن جائیں۔اور اگر ایک چھوٹے سے بچے سے بھی سوال کیا جائے کہ احمدیت کی ترقی کا کیا راز ہے؟ تو وہ کہہ اُٹھے کہ ہم بغیر قربانی اور جان دینے کے ترقی نہیں کرسکتے اور میں اِس کیلئے تیار ہوں۔ایک عورت سے اگر پوچھا جائے تو وہ بھی یہی جواب دے اور اگر ایک مرد سے پوچھا جائے تو وہ بھی یہی جواب دے۔غرض ہر شخص کے ذہن میں یہ باتیں ڈالی جائیں اور اِسکے ماتحت جماعت میں ایسا ماحول اور بیداری پیدا کی جائے کہ قربانیاں کرنا کوئی مشکل کام نہ رہے۔‘‘(رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۳۸ء صفحہ ۱۳۷ بحوالہ روزنامہ الفضل ۱۳۔جولائی ۲۰۰۷ء)

اب سوال یہ ہے کہ کون احمدی ہے جو یہ نہیں جانتا کہ جماعت احمدیہ اللہ تعالیٰ کی قائم کردہ جماعت ہے اور یہ بھی کہ اِلٰہی جماعتیں ہمیشہ قربانیوں کے نتیجے میں ہی پھلتی پھولتی ہیں لیکن امر واقع یہ ہے کہ جماعت احمدیہ میں حقیقی اسلام کے نام پر احمدیوں کی جو تعلیم و تربیت کی جاتی ہے یا جن نظریات کا پرچار ہوتا ہے وہ وہی ہیں جن کا درج بالا سطور میں ذکر ہو چکا ہے۔اور یہ وہ نظریات ہیں جن کا آنحضرت ﷺ کے اسلام سے کوئی تعلق نہیں۔یہ کوئی قادیانی برانڈ کا اسلام ہوسکتا ہے۔افراد جماعت کی تعلیم و تربیت کے متعلق یہی حقائق ہیں اور انہیں ماننا یا نہ ماننا آپکا اختیار ہے۔

and the to have false claimants is also a test from Allah to test steadfstness in people. Alhamdolillah Ahmadi's are a steadfast jamaat.

اور جھوٹے مدعی اللہ تعالیٰ کی طرف سے لوگوں کی استقامت پرکھنے کا موجب بھی بنتے ہیں۔الحمدللہ احمدی ثابت قدم جماعت ہیں۔

الجواب۔ہر زمانے کے رسول اور نبی کی قوم کا یہی خیال تھا کہ ’’الحمدللہ‘‘ ہم اپنے باپ دادوں کے عقائد پر ثابت قدم ہیں ورنہ یہ مدعی تو ہمیں گمراہ کرنے ہی لگا تھا۔مثلاً۔دو(۲) ہزار سال پہلے یہودیوں کا یہی خیال تھا کہ ہم توریت کی تعلیم پر کاربند اور ثابت قدم ہیں اور اس مدعی مسیحیت (حضرت مسیح عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام) کی پیروی نہ کرکے ہم الحمدللہ گمراہ ہونے سے بچ گئے ہیں۔یہی خیال مشرکین مکہ کا تھا کہ ہم اپنے دین آباء کے طریقہ پر الحمدللہ ثابت قدم ہیں ورنہ یہ مدعی نبوت (حضرت محمد ﷺ) تو ہمیں گمراہ کرنے ہی لگا تھا۔یہی دعویٰ حضرت مرزا صاحب علیہ السلام کے مخالفین کا تھا۔وہ تو آج تک یہی کہہ رہے ہیں کہ ہم الحمدللہ ایک نئی نبوت کے جھانسے میں نہیں آئے ورنہ یہ مدعی نبوت تو ہمارا ایمان خراب کرنے ہی لگا تھا۔آپ خود ہی بتائیں کہ یروشیلم کے یہودیوں،مشرکین مکہ اور حضرت مرزا صاحب کے مخالفین کا یہ کیسا ایمان تھا اور اُنکی ثابت قدمی کی حقیقت کیا تھی؟ اور حضرت مسیح عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام،آنحضرت ﷺ اور حضرت مرزا صاحب علیہ السلام کی بعثت کیا اُنکی قوموں کے باطل عقائد پر استقامت پرکھنے کیلئے ہوئی تھی یا کہ میثاق النبیین کے مطابق وہ اپنی قوموں کا ایمان پرکھنے کیلئے مبعوث ہوئے تھے۔؟ یہی حال آج قادیانی احمدیوں کی استقامت کا ہے۔شاید آپ یہ کہیں کہ میں نے جن انبیائے کرام علیہم السلام کا ذکر کیا ہے وہ تو سچے انبیاء تھے۔جواباً عرض کرتا ہوں کہ ہوسکتا ہے کہ تاریخ مذہب میں دو چار جھوٹے مدعیوں کیساتھ بھی ایسا ہی سلوک ہوا ہو۔میں اس سے انکار نہیں کرتا لیکن آنحضرت ﷺ سے پہلے ایک لاکھ چوبیس ہزار (۱۲۴۰۰۰) انبیائے کرام بشمول حضرت مرزا صاحب سب سے اُنکی قوموں نے یہی سلوک کیا تھا۔اللہ تعالیٰ نے نعوذ باللہ یہ غلط تو نہیں فرمایا۔’’یٰحَسۡرَةً عَلَى الۡعِبَادِ مَايَاۡتِيۡهِمۡ مِّنۡ رَّسُوۡلٍ اِلَّا كَانُوۡابِهٖ يَسۡتَهۡزِءُ وۡنَ۔‘‘(سورۃ یٰسین۔۳۱) ہائے افسوس بندوں پر کہ جب کبھی بھی اُنکے پاس کوئی رسول آتا ہے وہ اِس کو حقارت کی نگاہ سے دیکھنے لگ جاتے ہیں (اور تمسخر کرنے لگتے ہیں)۔

محترمہ۔واضح ہو کہ آنحضرت ﷺ اور حضرت مرزا صاحبؑ کے فاسقوں کا کیسا ایمان اور کیا اُنکی ثابت قدمی۔۔۔؟؟؟ ؎ دِل کے خوش رکھنے کو غالب یہ خیال اچھا ہے ۔ بلاشبہ مذہبی تاریخ میں آپ لوگوں کا ایمان اور آپکی ثابت قدمی نہ صرف لاثانی بلکہ لاجواب بھی ہے۔آگے آپ لکھتی ہیں۔

Also with regards to people not able to produce answers to your questions, can you honestly and truthfully say you have answered every single question presented to you by any ahmedi up till now? the truth is that you havent.

جہاں تک لوگوں کا آپکے سوالوں کے جواب نہ دینے کا تعلق ہے تو کیا آپ دیانتداری اور سچائی سے کہہ سکتے ہیں کہ آپ نے اب تک احمدیوں کی طرف سے اُٹھائے گئے ہر سوال کا جواب دیا ہے۔سچ یہ ہے کہ نہیں۔

الجواب۔ جہاں تک لوگوں کے سوالوں کے جواب دینے کا تعلق ہے، میں تو اکثر نامعقول سوالوں کے جواب بھی دیتا ہوں چہ جائیکہ کسی معقول سوال کا جواب نہ دوں۔خاکسار نے آپکے سابقہ سوالوں کے جواب میں جو مضمون لکھا ہے اِس میں جماعتی متنازعہ امور کے سلسلہ میں ہر سوال کا جواب دیا جاچکا ہے لیکن آپ کی ضد اور انا نے پھر چند بے بنیاد سوال گھڑ لیے ہیں۔خاکسار آپکے اِن بے بنیاد سوالوں کے جواب بھی لکھ رہا ہے۔آپ میرے بارے میں یہ کیسے گمان کرسکتی ہیں کہ میں نے کسی احمدی کے معقول سوال کا جواب نہ دیا ہو۔

حاصل کلام۔ایک صدی قبل جب حضرت مہدی و مسیح موعودؑ مبعوث ہوئے تھے تو جماعتی عقیدہ کے مطابق اس زمانے کے علماء آنحضرت ﷺ کے بقول زمین پر بدترین مخلوق تھے۔حضور ﷺ کے بقول اس بدترین مخلوق کے سرغنہ مولوی محمد حسین بٹالوی تھے۔حیات مسیح کے نزاع میں حضرت مرزا صاحبؑ نے مخالف مولویوں کے آگے حضرت مسیح ابن مریم علیہ السلام کی وفات کے ثبوت میں قرآن کریم کی تیس (۳۰) آیات پیش کیں لیکن مخالف مولوی اور اُنکا سرغنہ مولوی محمد حسین بٹالوی حضورؑ کو حدیث کی طرف بلاتا تھا۔اگرچہ آنحضرت ﷺ کے بقول یہ مولوی زمین پر بدترین مخلوق تھے لیکن اِسکے باوجود اِن مولویوں کے سرغنہ میں اتنا ایمان ضرور تھا کہ اُس نے حضرت مرزا صاحبؑ کی پیش کردہ قرآنی آیات کو حضرت مرزا صاحب کی تشریحات کہنے کی بجائے یہ کہہ کر کہ قرآن مرزا صاحب کو سرسبز کرتا ہے (تذکرۃ المہدی۔مصنف پیر سراج الحق صاحب نعمانی صفحات ۱۵۳تا۱۵۸) اس قرآنی ثبوت کو تسلیم کیا لیکن اس بدترین خلائق کے بالمقابل آج احمدیوں کے ایمان کا یہ حال ہے کہ وہ پیشگوئی مصلح موعود کے تنازعہ میں خاکسار کی پیش کردہ قرآنی آیات اور حضرت مرزا صاحبؑ کے اِلہامات (جو خلیفہ ثانی صاحب کے دعویٰ مصلح موعود کو جھوٹا ثابت کرتے ہیں) کو اس عاجز کی تشریحات قرار دے رہے ہیں۔حضرت مرزا صاحب علیہ السلام کے مخالف مولویوں نے زمین پر بدترین خلائق ہونے کے باوجود قرآن کریم کی آیات کو حضرت مرزا صاحب کی تشریحات کہنے کی جسارت نہ کی اور آج آپ ایسے احمدیوں کے ایمان کا یہ حال ہے کہ اُنکے آگے نہ قرآن کوئی حجت ہے اور نہ ہی حضرت مرزا صاحبؑ کے اِلہامات بلکہ آپ اِنہیں میری تشریحات قرار دے رہے ہیں۔اِنا للہ واِنا اِلیہ راجعون۔یہ ہے صد سالہ تعلیم و تربیت (برین واشنگ) کا کمال اور اِسکے باوجود آپ لوگ حقیقی مسلمان ہیں یعنی آپکی طرح روئے زمین پر کوئی اور مسلمان نہیں سبحان اللہ۔

خرد نے کہہ بھی دیا لاالہ تو کیا حاصل   دل و نگاہ مسلماں نہیں تو کچھ بھی نہیں

محترمہ۔آپ کو بخوبی علم ہوگیا ہے کہ خلیفہ ثانی صاحب کا دعویٰ مصلح موعود قطعی طور پر ایک جھوٹا دعویٰ تھا لیکن سچائی اور حقیقت سے محض فرار کیلئے آپکے نفس نے آپ کو یہ بات خوبصورت کرکے دکھائی ہے کہ میری پیش کردہ قرآنی آیات اور حضرت مرزا صاحب کے اِلہامات (جو خلیفہ ثانی کے جھوٹے دعویٰ مصلح موعود پر قطعی ثبوت ہیں) کو میری تشریحات کا نام دے دیں۔حالانکہ یہ خاکسار کی تشریحات نہیں بلکہ قطعی اور اِلہامی دلائل ہیں۔آخر میں آپ سے پوچھتا ہوں کہ اگر کوئی غیر احمدی اجرائے نبوت اور وفات مسیح کے سلسلہ میں حضرت مہدی و مسیح موعودؑ کی پیش کردہ قرآنی آیات کو مرزا صاحب کی تشریحات قرار دیں تو کیا آپ اُسکے اس مؤقف کو درست قرار دیں گی؟ ہرگز نہیں۔پیشگوئی مصلح موعود کے سلسلہ میں میرے پیش کردہ دلائل کی بھی یہی نوعیت ہے۔والسلام   کافی ہے سوچنے کو اگر اہل کوئی ہے!

خاکسار

عبدالغفار جنبہ۔کیل جرمنی

۵۔مئی ۲۰۱۱ء

☆☆☆☆☆☆☆